آدمی نامہ

نظیؔر اکبر آبادی

دنیا میں بادشہ ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
اور مفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
زر دار و بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
نعمت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

بیٹھے ہیں آدمی ہی دکانیں لگا لگا
کہتا ہے کوئی لو، کوئی کہتا ہے لا رے لا
اور آدمی ہی پھرتے ہیں رکھ سر پہ خوانچا
کِس کِس طرح سے بیچے ہیں چیزیں بنا بنا
اور مول لے رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی لعل و جواہر ہے بے بہا
اور آدمی ہی خاک سے بد تر ہے ہو گیا
کالا بھی آدمی ہے کہ اُلٹا ہے جوں توا
گورا بھی آدمی ہے کہ ٹکڑا سا چاند کا
بد شکل و بد نُما ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اک آدمی ہیں جن کے یہ کچھ زرق برق ہیں
روپے کے ان کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تابہ شرق ہیں
کمخواب، تاش، شال، دوشالوں میں غرق ہیں
اور چیتھڑوں لگا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر
ہیں آدمی ہی صاحبِ عزّت بھی اور حقیر
یاں آدمی مرید ہیں اور آدمی ہی پیر
اچھا بھی آدمی ہی کہتا ہے اے نظیؔر
اور سب میں جو بُرا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے :

زردار : دولت مند، امیر

بےنوا : غریب

بے بہا : بیش قیمت، مہنگا

روپے کے : چاندی کے

فرق : ماتھا، پیشانی

غرب : مغرب

شرق : مشرق

مشق

۲۔سوچیے اور بتائیے:

(i) نظم کے مختلف شعروں میں آدمی کی متضاد خصوصیتیں بیان کی گئی ہیں۔تلاش کر کے متضاد لفظ لکھیے۔

(ii) پیٹ بھرنے کے لیے طرح طرح کے کام کرنے پڑتے ہیں۔اس نظم سے ان کاموں کی فہرست بنائیں۔